حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علیؑ کو دلہن کے بارے میں وصیت

اے علیؑ جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اس دلہن پر نازل ہوں گی اس رحمت کی برکت سے اس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور دلہن جب تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی بالخورہ اور جزام سے محفوظ رہے گی اے علیؑ اس دلہن کو سات دن دودھ سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا علیؑ نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کے ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور بانجھ ہو جاتی ہے اور اس کی اولاد نہیں پیدا ہوتی اے علیؑ جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑی ہوں اس صورت سے بہتر ہیں جس کی اولاد نہ ہوتی ہو

باقر مجلسی تہذیب الاسلام ۱۳۲

جب روشنی کم ہو گئی ہو اور زردی مائل ہو یا ڈوبتا ہوا ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔

ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علیؑ جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دلہن پر نازل ہوں گی۔ اس رحمت کی برکت اس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور وہ دلہن جب تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی۔ بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے علیؑ اس دلہن کو سات دن دودھ۔ سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بانجھ ہو جاتی ہے اور اس کے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ اے علیؑ جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اس صورت سے بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین

شہزاد

تالیف فارسی

علامہ جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید [illegible] احمد اعلے اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علیؑ کو جماع کرنے کی نصیحتیں (استغفر اللہ)

یا علیؑ شب دو شنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا، یا علیؑ اگر تم شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ رتبہ شہادت بھی پائے گا منہ سے اس کے خوشبو آتی ہو گی دل اس کا رحم سے پر ہوگا ہاتھ کا وہ سخی ہوگا اور زبان اس کی غیبت و افتراء و بہتان سے پاک ہوگی، یا علیؑ اگر تم شب پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم اور اگر روز پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نا پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیاں کی سلامتی عطا فرمائے گا، یا علیؑ اگر تم نے شب جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا اور کوئی خطیب (لکچرار) اس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمعہ بعد نماز عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہوگا اگر شب جمعہ بعد نماز عشاء جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال میں شمار ہو، یا علیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوا تو شاید جادوگر ہو اور دنیاں کو آخرت پر اختیار کرے یا علیؑ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں

تہذیب الاسلام باقر مجلسی ۱۳۳ تا ۱۳۴

جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو علم دوست ہوگا۔ ؎

یا علیؑ شب دوشنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا
یا علیؑ اگر تم نے شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ رتبہ شہادت بھی پائے گا، منہ سے اُس کے خوشبو آتی ہوگی۔ دل اُس کا رحم سے پُر ہوگا۔ ہاتھ کا وہ سخی ہوگا

؎ اس حدیث میں بظاہر خطاب جناب امیر علیہ السلام سے ہے مگر اصل مقصد کل اُمت کو ہدایت ہے جس طرح قرآن مجید میں اکثر ظاہراً جناب رسول خدا سے خطاب کیا گیا ہے مگر مقصود اُس سے کل آدمیوں کی ہدایت ہے ۱۲

اور زبان اُس کی غیبت و افتراء و بہتان سے پاک ہوگی یا علیؑ اگر تم شب پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم، اور اگر روز پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔ یا علیؑ اگر تم نے شب جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا، اور کوئی خطیب (لکچرار) اُس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمعہ بعد نماز عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہوگا۔ اگر شب جمعہ بعد نماز عشا جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال میں شمار ہو یا علیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوا تو شاید جادوگر ہو اور دُنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علیؑ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو، جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ علیۃ المتقین

تالیف فارسی

عالی جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید ابو احمد اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو، اسلام پورہ لاہور

حضرت علیؑ کی تنگدستی کی وجہ سے آپ سے نکاح ہونے پر سیدہ فاطمہؑ سخت روئیں

راوی کہتا ہے کہ میرا دادا حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آچانک حضرت فاطمہؑ بہت زیادہ روتی ہوئی آئیں حضورؐ نے پوچھا کیا وجہ ہوئی عرض کی قریشی عورتوں نے طعنہ دیا ہے کہ تجھے تیرے باپ نے ایسے شخص سے بیاہ دیا ہے جو تنگ دست اور غریب ہے حضورؐ نے سن کر فرمایا مت رو اللہ کی قسم! میں نے تیری شادی اس وقت کی جب عرش کے اوپر اللہ نے تیری شادی کر دی اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اس کے گواہ بنے اللہ تعالی نے دنیا کی طرف دیکھا تو اس میں سے تیرے والد کو پسند فرما کر نبی بنا کر مبعوث کیا پھر دوسری مرتبہ دیکھا تو ان میں حضرت علیؑ کو پسند فرما کر تیری شادی اُن سے کر دی

الامالی الشیخ الصدوق ص ۳۱۸

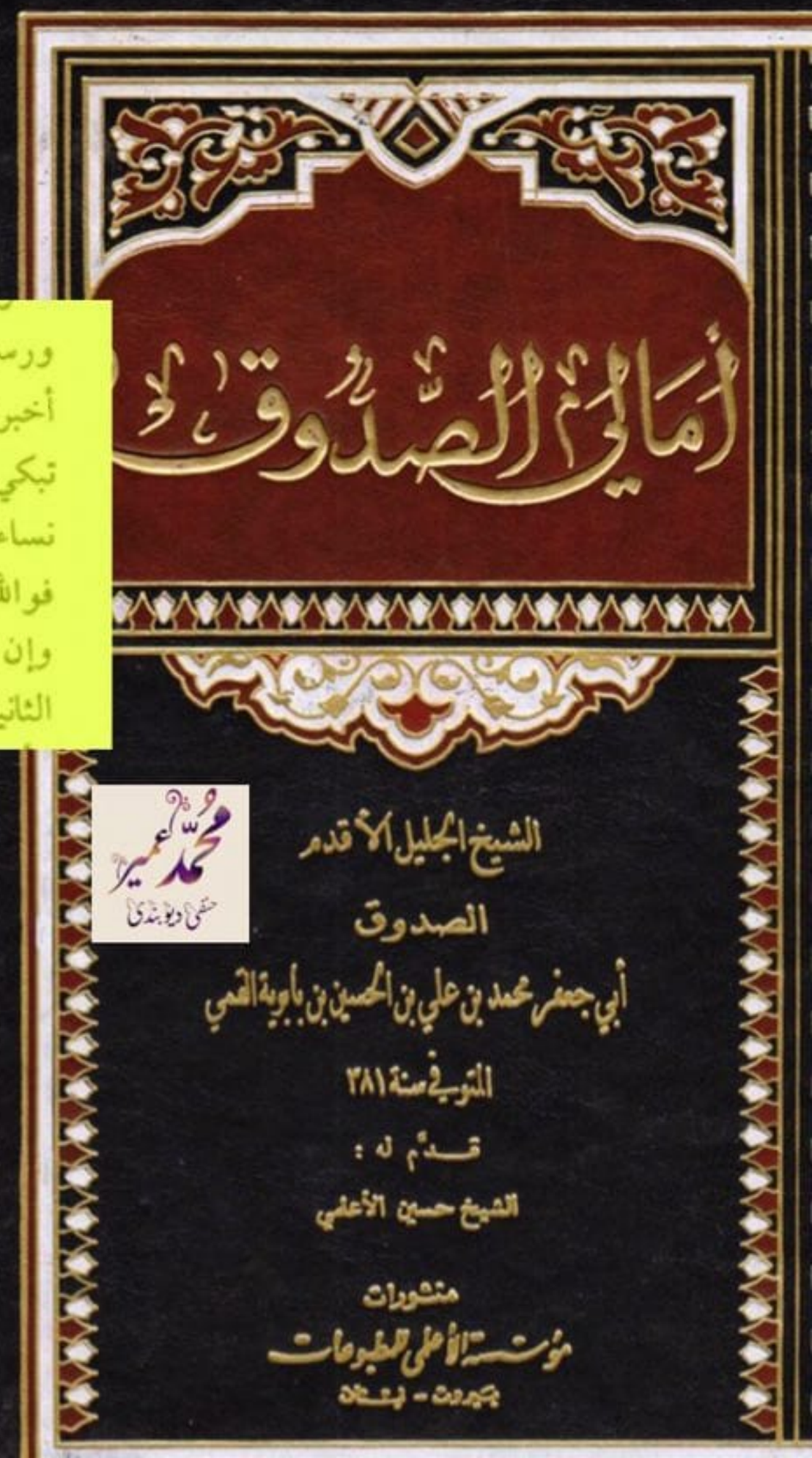

مع الملائكة، وعمتهما أم هانئ بنت أبي طالب. يا معشر الناس، ألا أدلكم على خير الناس خالاً وخالة؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال: الحسن والحسين، فإن خالهما القاسم ابن رسول الله، وخالتهما زينب بنت رسول الله، ثم قال بيده هكذا يحشرنا الله. ثم قال: اللهم انك تعلم أن الحسن في الجنة، والحسين في الجنة، وجدهما في

ورسوله ﷺ، فحدثني بحديث في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام. قال: فقلت: أخبرني أبي، عن أبيه، عن جده، قال: كنا قعوداً عند النبي ﷺ، إذا جاءت فاطمة عليها السلام تبكي بكاء شديداً، فقال لها رسول الله ﷺ: ما يبكيك، يا فاطمة؟ قالت: يا أبه، عيّرتني نساء قريش، وقلن: إن أباك زوجك من معدم لا مال له. فقال لها النبي ﷺ: لا تبكي، فوالله ما زوجتك حتى زوجك الله من فوق عرشه، وأشهد بذلك جبرئيل وميكائيل، وإن الله عزوجل اطلع على أهل الدنيا فاختار من الخلائق أباك فبعثه نبياً، ثم اطلع الثانية فاختار من الخلائق علياً، فزوجك إياه، واتخذه وصياً، فعلي أشجع الناس قلباً، بيدي حتى أتى باب الإمام، فإذا أنا برجل قد خرج إلي، فقال: أما البغلة والكسوة فأعرفهما، والله ما كان فلان يحملك ويكسوك إلا أنك تحب الله عز وجل

ورسوله ﷺ، فحدثني بحديث في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام. قال: فقلت: أخبرني أبي، عن أبيه، عن جده، قال: كنا قعوداً عند النبي ﷺ، إذا جاءت فاطمة عليها السلام تبكي بكاء شديداً، فقال لها رسول الله ﷺ: ما يبكيك، يا فاطمة؟ قالت: يا أبه، عيّرتني نساء قريش، وقلن: إن أباك زوجك من معدم لا مال له. فقال لها النبي ﷺ: لا تبكي، فوالله ما زوجتك حتى زوجك الله من فوق عرشه، وأشهد بذلك جبرئيل وميكائيل، وإن الله عزوجل اطلع على أهل الدنيا فاختار من الخلائق أباك فبعثه نبياً، ثم اطلع الثانية فاختار من الخلائق علياً، فزوجك إياه، واتخذه وصياً، فعلي أشجع الناس قلباً،
وأحلم الناس حلماً، وأسمح الناس كفاً، وأقدم الناس سلماً، وأعلم الناس علماً، والحسن والحسين ابناه، وهما سيدا شباب أهل الجنة، واسمهما في التوراة شبر وشبير لكرامتهما على الله عزوجل. يا فاطمة لا تبكين، فوالله انه إذا كان يوم القيامة يكسى أبوك حلتين، وعلي حلتين، ولواء الحمد بيدي، فأناوله علياً لكرامته على الله عزوجل.

سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دامن سے پکڑا اور ان کے ہاتھوں پر مارا

جب حضورؐ نے ایک باغ حضرت علیؓ کو دیا انہوں نے سلیمان فارسیؓ کی وکالت سے وہ بارہ ہزار درہم میں بیچ کر ساری رقم مساکین کو تقسیم کر دی جب گھر آئے تو سیدہ فاطمہؓ نے کہا میں اور میرے دونوں بیٹے بھوکے ہیں اور تم بھی بھوکے ہی ہو ان درہم میں سے ایک درہم ہمارے لیے نہیں تھا پھر حضرت علیؓ کا دامن پکڑ الیا حضرت علیؓ کہنے لگے فاطمہؓ چھوڑ دو جواب دیا نہیں جب تک خدا کی قسم میرے اور تمہارے درمیان میرے والد محترم فیصلہ نہ کریں جبرئیلؑ آئے اور حضورؐ کو اللہ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ اللہ نے حضرت علیؓ کو سلام پہنچانے کا آپؐ کو حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ میری طرف سے فاطمہؓ کو کہ دینا کہ تجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ حضرت علیؓ کا کپڑا پکڑے اور اس کے ہاتھوں پر مارے

پھر جب حضورؐ حضرت علیؓ کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کا کپڑا پکڑ رکھا ہے فرمایا بیٹی علیؓ کے دامن کو کیوں پکڑے ہوئے ہو کہا ابا جان! آپ نے جو باغ انہیں دیا تھا وہ انہوں نے بارہ ہزار درہم میں بیچ دیا لیکن ہمارے لیے ایک درہم بھی نہ چھوڑا تاکہ ہم اس سے کچھ کھانا خرید لیتے حضورؐ نے فرمایا بیٹی! جبرئیلؑ نے مجھے اللہ کا سلام پہنچایا اور یہ پیغام خدا دیا کہ علیؓ کو سلام کہنا دینا اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ تجھے کہوں کہ تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو علیؓ کے ہاتھوں پر مارے اور علیؓ کے کپڑے نہ چھوڑے

امالی الشیخ الصدوق ص ۳۳۸،۳۳۹

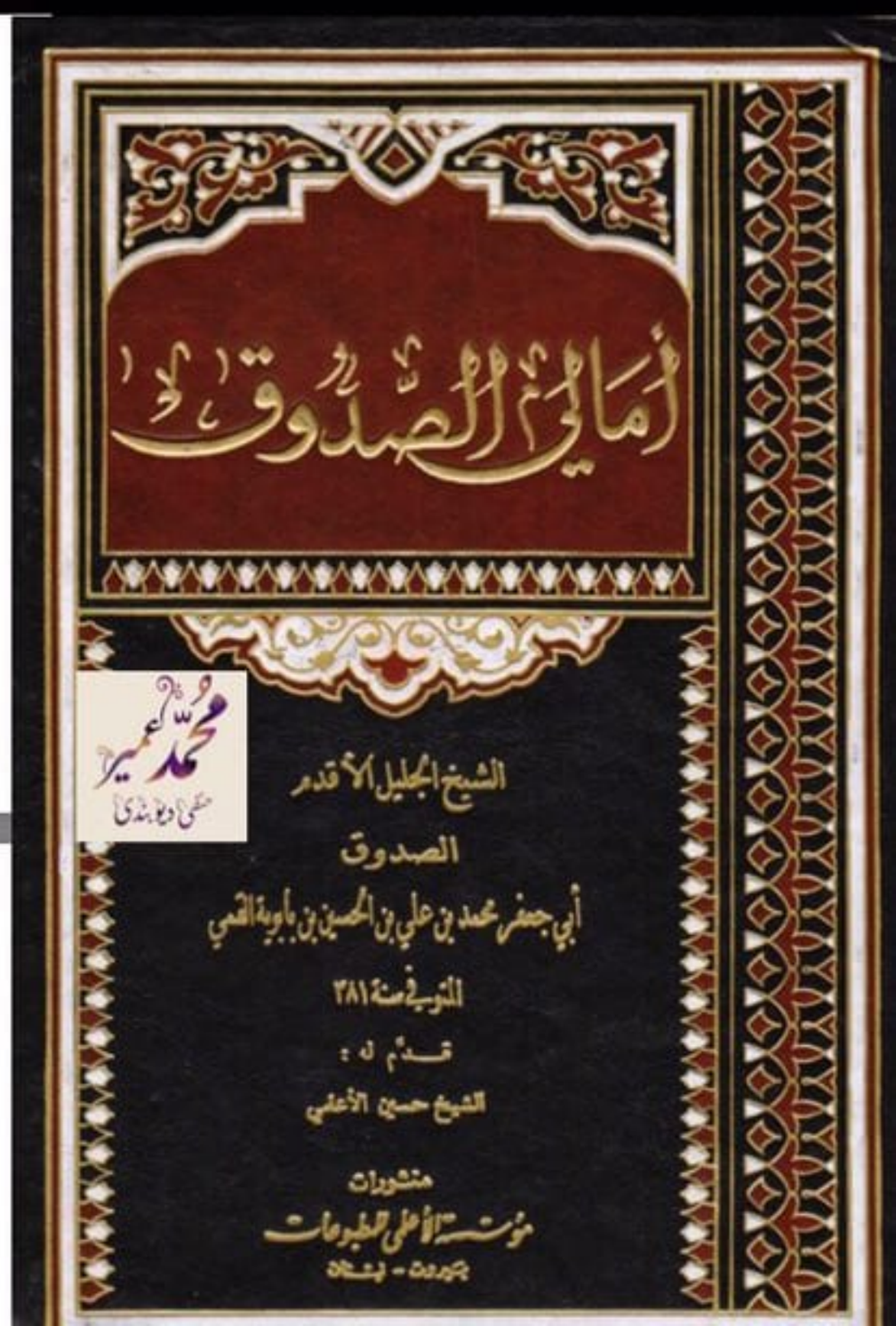

رجلاً، حتى لم يبق معه درهم واحد. فلما أتى المنزل قالت له فاطمة: يابن عم، بعت الحائط الذي غرسه لك والدي؟ قال: نعم، بخير منه عاجلاً وآجلاً. قالت: فأين الثمن؟ قال: دفعته إلى أعين استحيت أن أذلّها بذلّ المسألة قبل أن تسألني. قالت فاطمة: أنا جائعة، وابناي جائعان، ولا أشك إلا وأنك مثلنا في الجوع، لم يكن لنا منه درهم! وأخذت بطرف ثوب علي عليه السلام، فقال علي: يا فاطمة، خليني. فقالت: لا والله، أو يحكم بيني وبينك أبي. فهبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: يا محمد السلام يقرئك السلام ويقول: اقرأ علياً مني السلام وقل لفاطمة: ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه. فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل علي عليه السلام وجد فاطمة ملازمة لعليّ عليه السلام، فقال لها: يابنية، مالك ملازمة لعليّ؟ قالت: يا أبه، باع الحائط الذي غرسته له باثني عشر ألف درهم ولم يحبس لنا منه درهما نشتري به طعاماً. فقال: يابنية، إن جبرئيل يقرئني من ربي السلام، ويقول: أقرئ علياً من ربه

السلام، وأمرني أن أقول لك: ليس لك أن تضربي على يديه. قالت فاطمة عليها السلام: فإني أستغفر الله، ولا أعود أبداً. قالت فاطمة عليها السلام: فخرج أبي عليه السلام في ناحية وزوجي عليّ في ناحية، فما لبث أن أتى أبي صلى الله عليه وآله ومعه سبعة دراهم سود هجرية، فقال: يا فاطمة، أين بابن عمي؟ فقلت له: خرج فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: هاك هذه الدراهم، فإذا

حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کی شکایت حضورؐ سے کی

امام باقرؒ سے کشف الغمہ میں روایت ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی شکایت کی انہیں جو کچھ ملتا ہے وہ د فقرا اور مساکین میں تقسیم کر دیتے ہیں حضورؐ نے فرمایا فاطمہؓ مجھے غصہ میں لانا چاہتی ہو وہ میرا بھائی اور چچازاد ہے اس کو ناراض کرنا مجھے ناراض کرنا ہے اور میری ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں

جلاء العیون ص ۲۲۷

فصل پنجم ۲۲۷ تزویج امیرالمؤمنین و فاطمه ﷺ

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبیٰ راکه بردارد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر ایشان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است

در کشف الغمّه از حضرت امام محمّد باقر ﷺ روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه ﷺ شکایت کرد از حضرت امیرالمؤمنین ﷺ که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند، حضرت فرمود که: ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست، پس حضرت فاطمه ﷺ فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول[۳].

فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را مَهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و دشمن تو باشد، حرام بر روی زمین راه رفته[۲].

در کشف الغمّه از حضرت امام محمّد باقر ﷺ روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه ﷺ شکایت کرد از حضرت امیرالمؤمنین ﷺ که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند، حضرت فرمود که: ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست، پس حضرت فاطمه ﷺ فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول[۳].

کلینی به سندهای معتبر از امام محمّد باقر و حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: حضرت امیر ﷺ فاطمه ﷺ را تزویج نمود به بُرد کهنه و زرهی که سی درهم می‌ارزید و فراشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند[۴].

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت ﷺ به نزد فاطمه ﷺ

شب زفاف حضورؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے شب زفاف جناب علیؓ اور جناب فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلاء العیون ص ۲۲۸

آمد فاطمه می‌گریست، پرسید: چرا گریه می‌کنی؟ به خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بهتری می‌بود من تو را به او تزویج می‌کردم، و من تو را به او تزویج نکردم خدا تو را به او تزویج کرد، و خُمس دنیا را صداق تو گردانید تا آسمان و زمین باقی است.(۱)

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب(۲).

ایضاً روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه ﷺ می‌گفتند: «بالرفاء والبنین» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاوجت مقرون باد به اتّفاق و پسرها. پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی الخیر والبرکة» یعنی: مزاوجت با خیر و برکت باد(۳).

این شهرآشوب از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که [illegible] باشد(۵).

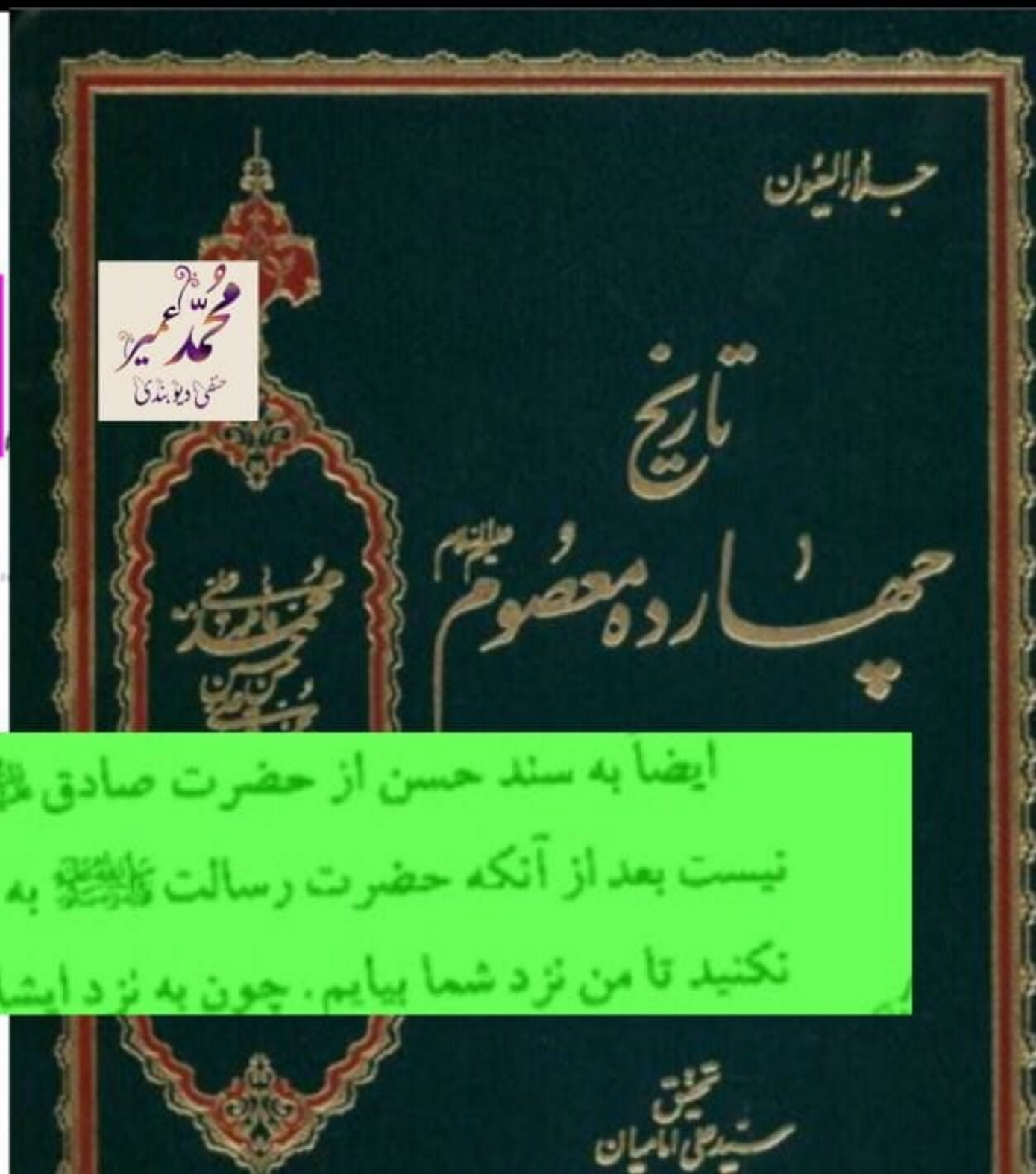

ایضا به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز

ابو جہل کی لڑکی سے علیؑ نے نکاح کا ارادہ کیا تو سیدہ فاطمہؑ ناراض ہو گئیں

حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی حضورؐ نے بر سر منبر تمام صحابہؓ کے سامنے اس کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا علیؑ چاہتا ہے کہ اللہ کے نبیؐ کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اللہ کے دشمن کی بیٹی سے شادی رچائے۔ خبر دار! فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے دکھایا اس نے مجھے دکھایا اور جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا

امالی شیخ صدوق ص ۸۴

عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام: أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: من اغتاب مؤمناً بما فيه، لم يجمع الله بينهما في الجنة أبداً، ومن اغتاب مؤمناً بما ليس فيه، فقد انقطعت العصمة بينهما، وكان المغتاب في النار خالداً فيها وبئس المصير. قال علقمة: فقلت للصادق عليه السلام: يابن رسول الله، إن الناس ينسبوننا إلى عظائم الأمور، وقد ضاقت بذلك صدورنا. فقال عليه السلام: يا علقمة، إن رضا الناس لا يملك، وألسنتهم لا تضبط، فكيف تسلمون مما لم يسلم منه أنبياء الله ورسله وحججه عليهم السلام؟ ألم ينسبوا يوسف عليه السلام إلى أنه همّ بالزنا؟ ألم ينسبوا [illegible] إلى أنه ابتلي بذنوبه؟ ألم ينسبوا داود عليه السلام إلى أنه [illegible] قتل [illegible] ج بها؟ ألم ينسبوا موسى عليه السلام إلى أنه [illegible] ند الله وجيها؟ ألم ينسبوا جميع أنبياء الله إلى أنهم سحرة طلبة الدنيا؟ ألم [illegible] مريم بنت عمران عليها السلام إلى أنها حملت بعيسى من رجل نجار اسمه يوسف؟ [illegible] سبوا نبينا محمداً صلى الله عليه وآله إلى أنه شاعر مجنون؟ ألم ينسبوه إلى أنه هوى امرأة حارثة فلم يزل بها حتى استخلصها لنفسه؟ ألم ينسبوه يوم بدر إلى أنه أخذ [illegible] ن المغنم قطيفة حمراء؟ حتى أظهره الله عزوجل على القطيفة وبرّأ نبيه صلى الله عليه وآله من [illegible] حتى [illegible] جل [illegible] لقد [illegible] وما [illegible] كان يطلب الدنيا والملك، وأنه كان يؤثر الفتنة على السكون، وأنه يسفك دماء المسلمين بغير حلّها، وأنه لو كان فيه خير ما أمر خالد بن الوليد بضرب عنقه؟ ألم ينسبوه إلى أنه عليه السلام أراد أن يتزوج ابنة أبي جهل على فاطمة عليها السلام، وأن رسول الله صلى الله عليه وآله شكاه على المنبر إلى المسلمين، فقال: إن علياً يريد أن يتزوج ابنة عدو الله على ابنة نبي الله، ألا إن فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني، ومن سرها فقد سرني، ومن غاظها فقد غاظني؟ ثم قال الصادق عليه السلام: يا علقمة، ما أعجب أقاويل الناس في علي عليه السلام! كم بين من يقول: إنه رب معبود، وبين من يقول: إنه عبد عاص للمعبود! ولقد كان

أنه عليه السلام أراد أن يتزوج ابنة أبي جهل على فاطمة عليها السلام، وأن رسول الله صلى الله عليه وآله شكاه على المنبر إلى المسلمين، فقال: إن علياً يريد أن يتزوج ابنة عدو الله على ابنة نبيّ الله، ألا إن فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني، ومن سرها فقد سرني، ومن غاظها فقد غاظني؟ ثم قال الصادق عليه السلام: يا علقمة، ما أعجب أقاويل الناس في علي عليه السلام! كم

F.C/M Umair
Facebook.com/MuhammadUmair
علماء دیوبند زندہ باد

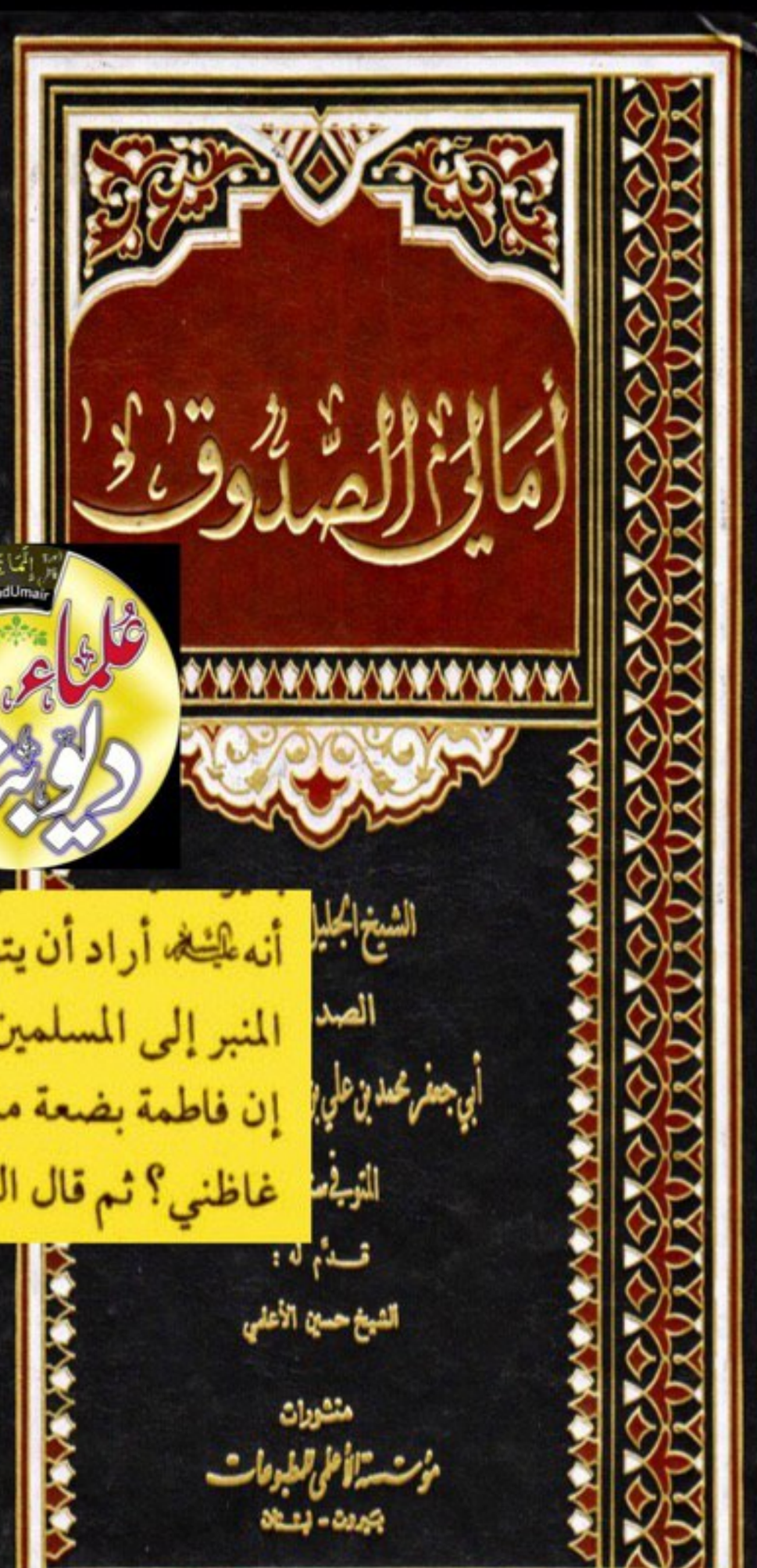

سیدہ فاطمہؓ کی شب زفاف کو ستر ہزار فرشتوں نے تکبیر کہی

جب شب زفاف آئی تو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ مع ستر ہزار فرشتوں کے زمین پر آئے اور دلدل جناب فاطمہؓ کے لیے لائے جبرئیلؑ نے لگام اس کی پکڑی اور اسرفیلؑ نے رکاب تھامی اور میکائیلؑ پہلوئے دلدل میں تھے اور حضورؐ جامہائے فاطمہؓ دست مبارک سے تھامے ہوئے تھے پس جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و جمع ملائکہ نے تکبر کہی اور تکبر کہنا سنت شب زفاف ہوا

جلاء العیون ص ۲۲۷

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبیٰ راکه بردارد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر ایشان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است فخر می‌کند تا روز قیامت و می‌گوید که: این نثار فاطمه است.

چون شب زفاف شد، جبرئیل و میکائیل و اسرافیل با هفتاد هزار ملَک به زیر آمدند و «دلدل» را برای فاطمه آوردند، و جبرئیل لجام آن را گرفت و اسرافیل رکاب را گرفت و میکائیل ایستاده بود در پهلوی دلدل و حضرت رسول ﷺ جامه‌های او را درست می‌کرد، پس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکه تکبیر گفتند، و سنّت جاری شد در تکبیر گفتن در زفاف تا روز قیامت(۱).

و صاحب کتاب فردوس الاخبار که از مشاهیر مخالفان است از ابن عبّاس روایت کرده است که: حضرت رسالت ﷺ با علی بن ابیطالب علیه السلام فرمود که: یا علی حق تعالیٰ فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را مَهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و

وزی حضرت
ساند میان فقرا و
خشم آوری در
خشم خداست،
(۳).

کرده است که:
رهم می‌ارزید و
فراشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند(۴).

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت ﷺ به نزد فاطمه علیها السلام

چون شب زفاف شد، جبرئیل و میکائیل و اسرافیل با هفتاد هزار ملَک به زیر آمدند و «دلدل» را برای فاطمه آوردند، و جبرئیل لجام آن را گرفت و اسرافیل رکاب را گرفت و میکائیل ایستاده بود در پهلوی دلدل و حضرت رسول ﷺ جامه‌های او را درست می‌کرد، پس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکه تکبیر گفتند، و سنّت جاری شد در تکبیر گفتن در زفاف تا روز قیامت(۱).

حضرت فاطمہؓ ایک جائز اور مشروع کام پر حضرت علیؓ سے غصہ ہو کر میکے چلی گئیں

کتاب علل اشرائع وبشارۃ مصطفے وخوازمی میں حضرت ابن دعباسؓ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جب جعفر طیارؓ حبشہ میں تھے تو ان کے لیے ایک لونڈی ہدیہ کے طور پر بھیجی گئی جس کی قیمت چار ہزار درہم تھی جب جعفرؓ مدینہ آئے تو وہی لونڈی بطور ہدیہ حضرت علیؓ کو دے دی اس نے حضرت علیؓ کو خدمت کی ایک دن حضرت فاطمہؓ گھر آئیں تو دیکھا کہ حضرت علیؓ کا سر اس لونڈی کے دامن میں رکھا ہوا ہے یہ حالت دیکھ کر غصہ آیا پوچھا کیا کچھ کام کیا ہے حضرت علیؓ نے کہا اے پیغمبر خدا بیٹی خدا کی قسم کچھ نہیں کیا آب تم جو کہنا چاہتی ہو کہو حضرت فاطمہؓ نے کہا مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد بزرگوار کے گھر جاؤں حضرت علیؓ نے اجازت دے دی حضرت فاطمہؓ نے چادر کا پردہ کیا اور حضورؐ کے گھر روانہ ہو گئیں ان کے پہنچنے سے پہلے جبریلؑ آئے اور اللہ کا سلام دیا اور کہا کہ ابھی فاطمہؓ آپ کے پاس پہنچنا ہی چاہتی ہے اور علیؓ کی شکایت کرے گی اس کی کوئی بات نہ قبول کرنا

جلاء العیون ص ۲۳۰

کردم میان دو کس که محبوبترین اهل زمینند بسوی من.

مؤلّف گوید که: ابن بابویه ﷺ گفته است که: این حدیث نزد من معتمد نیست، زیراکه علی بن ابیطالب سیّد اوصیاست و فاطمه سیّدهٔ نسا است، و میان این دو بزرگوار مناقشه و منازعه روا نیست(۱).

در کتاب علل الشّرایع و بشارة المصطفیٰ و مناقب به سندهای معتبر از ابو ذر و ابن عبّاس روایت کرده‌اند که: چون جعفر طیّار در حبشه بود، برای او کنیزی به هدیه فرستادند و قیمت او چهار هزار درهم بود، چون جعفر به مدینه آمد آن کنیزک را برای برادر خود امیرالمؤمنین ﷺ به هدیه فرستاد، و آن کنیزک خدمت آن حضرت را می‌کرد، روزی حضرت فاطمه ﷺ به خانه درآمد دید سر علی ﷺ در دامن آن کنیزک است، چون آن حالت را ملاحظه نمود متغیّر گردید پرسید: آیا کاری کردی با او؟ حضرت امیر فرمودند: نه به خدا سوگند ای دختر محمّد کاری نکردم، الحال آنچه می‌خواهی بگو تا بجا آورم. گفت: می‌خواهم مرا رخصت دهی که به خانهٔ پدرم روم، حضرت امیر فرمود: رخصت دادم، پس فاطمه چادر بر سر کرد و برقع افکند و متوجّه خانهٔ پدر بزرگوار خود گردید. پیش از آنکه فاطمه به خدمت حضرت برسد، جبرئیل از جانب خداوند جلیل بر او نازل شد و گفت: حق تعالیٰ تو را سلام می‌رساند و می‌فرماید: اینک فاطمه به نزد تو می‌آید برای شکایت علی، از او در باب علی چیزی قبول مکن. چون فاطمه ﷺ داخل شد حضرت رسول ﷺ فرمود که: به شکایت علی آمده‌ای؟ گفت: بلی به ربّ کعبه،

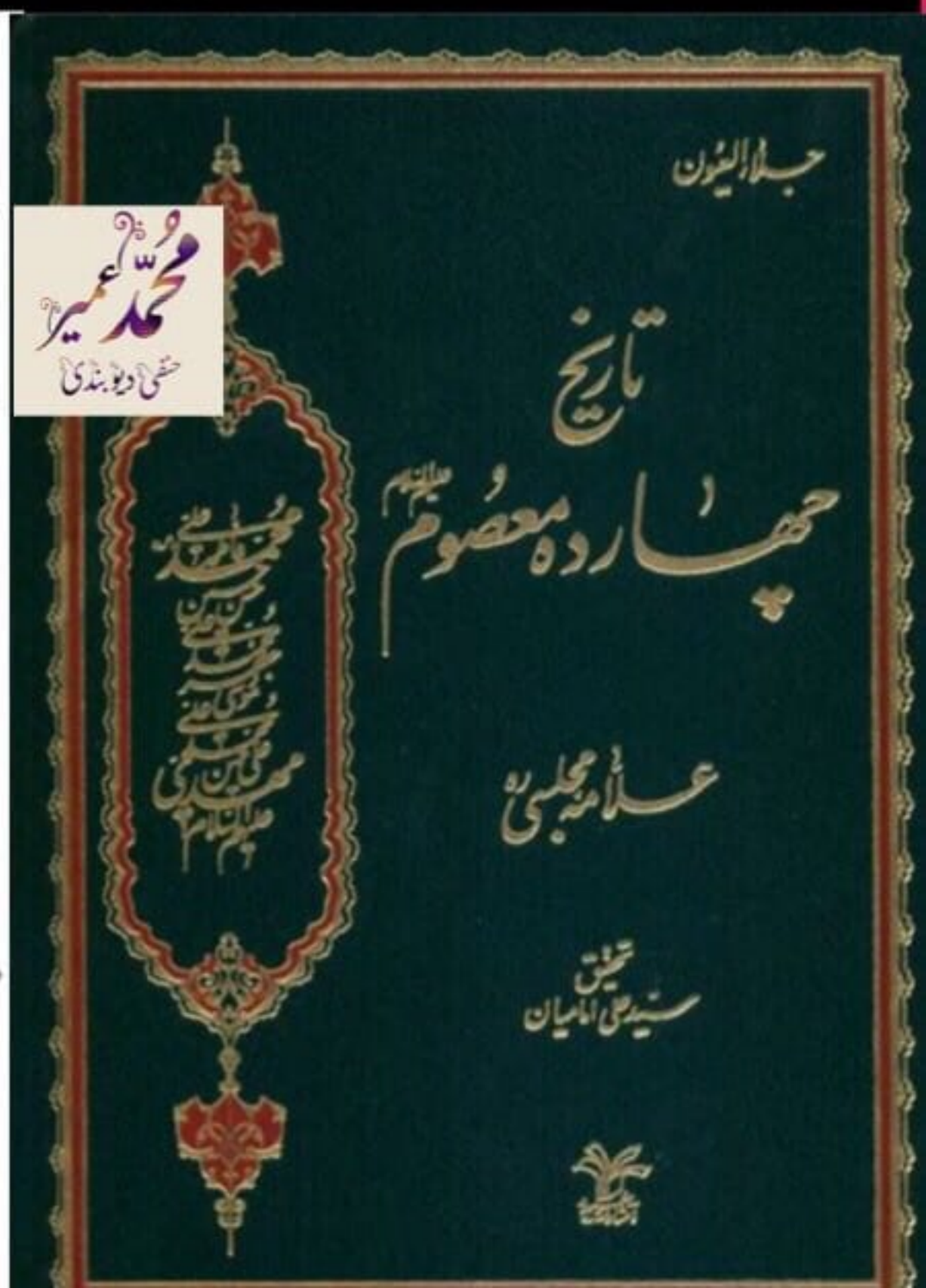

حضرت فاطمہؓ نے بادل نخواستہ امام حسینؓ کو جنا (معاذ اللہ)

حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کو امام حسینؓ کی پیدائش اور ان کی شہادت کی خبر دی پھر وہ ان کے ساتھ بادل نخواستہ حاملہ ہوئیں حضرت نے فرمایا کیا کبھی کسی کو تو نے دیکھا ہے کہ اُسے بچہ ہونے کی خوشخبری دی جائے اور وہ اس سے باکراہت حاملہ ہو یعنی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے مغموم ہو اور ایسے بچے کے جننے کو اچھا نہ سمجھتی ہو اور وضع حمل کے وقت بھی آپ ناخوش تھیں

جلاء العیون ص ۴۸۰

بعد از تورات آنکه زمین را به میراث خواهند برد بندگان شایستهٔ من. پس حضرت فرمود: بشارت داد خدا پیغمبرش را که اهل بیت او پادشاه زمین خواهند شد، و به دنیا رجعت خواهند کرد، و دشمنان خود را خواهند کشت.

پس حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمه علیہا السلام را خبر داد به ولادت حسین علیہ السلام و شهید شدن او، پس حامله شد به او با کراهت، پس حضرت فرمود که: هرگز دیده‌ای کسی را که بشارت دهند او را به پسری و حامله شود به او با کراهت، یعنی: او مغموم شد و کراهت داشت از او به سبب شنیدن قتل او، و در وقت وضع حمل نیز کراهت داشت به سبب این.

میان ولادت امام حسن علیہ السلام و حامله شدن به امام حسین علیہ السلام به قدر یک طهر فاصله بود، امام حسین علیہ السلام در شکم مادر شش ماه ماند، مدّت شیر خوردنش بیست و چهار ماه بود، برای این حق تعالیٰ فرموده است که: مدّت حمل او و بازگرفتن او از شیر سی ماه بود[1].

شیخ طوسی و دیگران به سندهای معتبر از حضرت علی بن موسیٰ الرّضا علیہ السلام روایت

پس حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمه علیہا السلام را خبر داد به ولادت حسین علیہ السلام و شهید شدن او، پس حامله شد به او با کراهت، پس حضرت فرمود که: هرگز دیده‌ای کسی را که بشارت دهند او را به پسری و حامله شود به او با کراهت، یعنی: او مغموم شد و کراهت داشت از او به سبب شنیدن قتل او، و در وقت وضع حمل نیز کراهت داشت به سبب این.

خبر را به فاطمه مگو.

چون روز هفتم شد، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد فرمود که: بیاور فرزند مرا، چون به نزد آن حضرت بردم، گوسفند سیاه و سفیدی از برای او عقیقه کرد، یک رانش را به قابله داد، و سرش را تراشیدند، به وزن موی سرش نقره تصدّق کرد، خلوق بر سرش مالید[2]، پس

سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو سخت الفاظ میں ڈانٹا

پھر سیدہ فاطمہؓ گھر واپس آئیں حضرت علیؓ ان کی واپسی کے منتظر تھے جب گھر تشریف لائیں تو مصلحت کے تحت حضرت علیؓ سید اوصیاء سے نہایت دلیرانہ گفتگو کی کہ تم بچہ کی طرح شکم مادر میں پردہ نشین ہوگئے اور ذلیل لوگوں کی طرح بھاگ آئے تم نے زمانہ کے بہادروں کو پچھاڑا لیکن ان نامرادوں سے بھاگ کھڑے ہوئے

حق الیقین ص ۳۲۹

پس حضرت فاطمه ﷺ به جانب خانه برگردید و حضرت امیر ﷺ انتظار معاودت او می‌کشید، چون به منزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابهای شجاعانهٔ درشت با سیّد اوصیاء نمود که: مانند جنین در رحم پرده‌نشین شده‌ای و مثل خائنان در خانه گریخته‌ای، و بعد از آنکه شجاعان دهر را به خاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان

عزت کتابها، و جبرئیل به آیات قرآن مونس ما بود، پس تو ناپیدا شدی و جمیع خیرات پنهان شد. کاش پیش از تو ما را مرگ در می‌یافت، چون رفتی و جمال خود را از ما پوشیدی ما مبتلا شدیم به بلائی چند که هیچ اندوهناکی از خلایق به مثل آن مبتلا نشده بود، نه از عجم و نه از عرب»[1].

پس حضرت فاطمه ﷺ به جانب خانه برگردید و حضرت امیر ﷺ انتظار معاودت او می‌کشید، چون به منزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابهای شجاعانهٔ درشت با سیّد اوصیاء نمود که: مانند جنین در رحم پرده‌نشین شده‌ای و مثل خائنان در خانه گریخته‌ای، و بعد از آنکه شجاعان دهر را به خاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان گردیده‌ای. اینک پسر ابو قحافه به ظلم و جبر بخشیدهٔ پدر مرا و معیشت فرزندانم را از من می‌گیرد و به آواز بلند با من لجاج و مخاصمه می‌کند و انصار مرا یاری نمی‌کنند و مهاجران

إِنّا فَقَدْناكَ فَقْدَ الأَرضِ وابِلَها ... وَاختَلَّ قَومُكَ فَاشهَدْهُم وَلا تَغِبِ
أَبدَتْ رِجالٌ لَنا نَجوى صُدُورِهِمُ ... لَمّا قَضَيتَ وَحالَتْ دُونَكَ التُّرَبُ
تَجَهَّمَتْنا رِجالٌ وَاستُخِفَّ بِنا ... إِذ غِبتَ عَنّا فَنَحنُ اليَومَ نُختَضَبُ
وَكُنتَ بَدْراً وَنُوراً يُستَضاءُ بِهِ ... عَلَيكَ يَنزِلُ مِنْ ذِي العِزَّةِ الكُتُبُ
وَكانَ جِبرِيلُ بِالآياتِ يُؤنِسُنا ... فَقَدْ فُقِدْتَ وَكُلُّ الخَيرِ يَحتَجِبُ
فَلَيتَ قَبلَكَ كانَ المَوتُ صادَفَنا ... لَمّا مَضَيتَ وَحالَتْ دُونَكَ الكُثُبُ
فَقَدْ لَقِينا الَّذي لَمْ يَلْقَهُ أَحَدٌ ... مِنَ البَرِيَّةِ لا عُجْمٌ وَلا عَرَبُ

سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو سخت الفاظ میں ڈانٹا

پھر سیدہ فاطمہؓ گھر واپس آئیں حضرت علیؓ ان کی واپسی کے منتظر تھے جب گھر تشریف لائیں تو مصلحت کے تحت حضرت علیؓ سید اوصیاء سے نہایت دلیرانہ گفتگو کی کہ تم بچہ کی طرح شکم مادر میں پردہ نشین ہوگئے اور ذلیل لوگوں کی طرح بھاگ آئے تم نے زمانہ کے بہادروں کو پچھاڑا لیکن ان نامرادوں سے بھاگ کھڑے ہوئے

حق الیقین ص ۳۲۹

۳۲۹ باب ۴۰ فصل ۱۸ مظالم غصب کنندگان حق امیرالمؤمنین ﷺ

عزت کنایها، وجبرئیل به آیات قرآن مونس ما بود، پس تو تابیدا شدی وجمیع خیرات پنهان شد. کاش پیش از تو ما را مرگ در می‌یافت، چون رفتی وجمال خود را از ما پوشیدی ما مبتلا شدیم به بلائی چند که هیچ اندوهناکی از خلایق به مثل آن مبتلا نشده بود، نه از عجم ونه از عرب»[1].

پس حضرت فاطمه ﷺ به جانب خانه برگردید وحضرت امیر ﷺ انتظار معاودت او می‌کشید، چون به منزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابهای شجاعانهٔ درشت با سیّد اوصیاء نمود که: مانند جنین در رحم پرده‌نشین شده‌ای ومثل خائنان در خانه گریخته‌ای، وبعد از آنکه شجاعان دهر را به خاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان گردیده‌ای. اینک پسر ابو قحافه به ظلم وجبر بخشیدهٔ پدر مرا ومعیشت فرزندانم را از من می‌گیرد وبه آواز بلند با من لجاج ومخاصمه می‌کند وانصار مرا یاری نمی‌کنند ومهاجران

پس حضرت فاطمه ﷺ به جانب خانه برگردید وحضرت امیر ﷺ انتظار معاودت او می‌کشید، چون به منزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابهای شجاعانهٔ درشت با سیّد اوصیاء نمود که: مانند جنین در رحم پرده‌نشین شده‌ای ومثل خائنان در خانه گریخته‌ای، وبعد از آنکه شجاعان دهر را به خاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان

إنّا فقدناك فقد الأرض وابلها
وانحلّ قرنك فانهدّ وما نهب

أبدت رجالٌ لنا نجوى صدورهم
لما مضيت وحالت دونك الترب

لجهلتنا برجالٍ والسفيه بنا
إذ غبت عنا فكلّ الرزء منخضب

وكنت بدراً ونوراً يستضاء به
عليك يبرز من وبي العزّة الكتب

وكان جبريلُ بالآيات يؤنسنا
فقد فقدت وكلّ العلم يختلب

فليت قبلك كان الموت صادفنا
لما مضيت وحالت دونك الكتب

فقد أتيتَ الذي لم يأتِ أحدٌ
من البريّة لا شرقٌ ولا غرب

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

سیدہ فاطمہؑ کی شب زفاف کو ستر ہزار فرشتوں نے تکبیر کہی

جب شب زفاف آئی تو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ مع ستر ہزار فرشتوں کے زمین پر آئے اور دلدل جناب فاطمہؑ کے لیے لائے جبرئیلؑ نے لگام اس کی پکڑی اور اسرفیلؑ نے رکاب تھامی اور میکائیلؑ پہلوئے دلدل میں تھے اور حضورؐ جامہائے فاطمہؑ دست مبارک سے تھامے ہوئے تھے پس جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و جمع ملائکہ نے تکبر کہی اور تکبر کہنا سنت شب زفاف ہوا

جلاء العیون ص ۲۲۷

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبیٰ را که بردارد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر ایشان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است [illegible] می‌کند تا روز قیامت و می‌گوید که: این نثار فاطمه است.

چون شب زفاف شد، جبرئیل و میکائیل و اسرافیل با هفتاد هزار ملک به زیر آمدند و «دلدل» را برای فاطمه آوردند، و جبرئیل لجام آن را گرفت و اسرافیل رکاب را گرفت و میکائیل ایستاده بود در پهلوی دلدل و حضرت رسول ﷺ جامه‌های او را درست می‌کرد، پس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکه تکبیر گفتند، و سنّت جاری شد در تکبیر گفتن در زفاف تا روز قیامت(۱).

و صاحب کتاب فردوس الاخبار که از مشاهیر مخالفان است از ابن عباس روایت کرده است که: حضرت رسالت ﷺ با علی بن ابیطالب ؑ فرمود که: با علی حق تعالیٰ فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را مهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و

چون شب زفاف شد، جبرئیل و میکائیل و اسرافیل با هفتاد هزار ملک به زیر آمدند و «دلدل» را برای فاطمه آوردند، و جبرئیل لجام آن را گرفت و اسرافیل رکاب را گرفت و میکائیل ایستاده بود در پهلوی دلدل و حضرت رسول ﷺ جامه‌های او را درست می‌کرد، پس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکه تکبیر گفتند، و سنّت جاری شد در تکبیر گفتن در زفاف تا روز قیامت(۱).

روزی حضرت
[illegible] میان فقرا و
[illegible] خشم آوری در
[illegible] خشم خداست،
(۳).

[illegible] کرده است که:
[illegible] رهم می‌ارزید و
فرشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند(۴).

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت ﷺ به نزد فاطمه ؑ

حضرت فاطمہؓ نے بادل نخواستہ امام حسینؓ کو جنا (معاذ اللہ)

حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کو امام حسینؓ کی پیدائش اور ان کی شہادت کی خبر دی پھر وہ ان کے ساتھ بادل نخواستہ حاملہ ہوئیں حضرت نے فرمایا کیا کبھی کسی کو تو نے دیکھا ہے کہ اُسے بچہ ہونے کی خوشخبری دی جائے اور وہ اس سے باکراہت حاملہ ہو یعنی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے مغموم ہو اور ایسے بچے کے جننے کو اچھا نہ سمجھتی ہو اور وضع حمل کے وقت بھی آپ ناخوش تھیں

جلاء العیون ص ۴۸۰

باب پنجم ۴۸۰ ولادت حضرت امام حسین ؓ

بعد از تورات آنکه زمین را به میراث خواهند برد بندگان شایستهٔ من. پس حضرت فرمود: بشارت داد خدا پیغمبرش را که اهل بیت او پادشاه زمین خواهند شد، و به دنیا رجعت خواهند کرد، و دشمنان خود را خواهند کشت.

پس حضرت رسالت ﷺ فاطمه ؓ را خبر داد به ولادت حسین ؓ و شهید شدن او، پس حامله شد به او با کراهت، پس حضرت فرمود که: هرگز دیده‌ای کسی را که بشارت دهند او را به پسری و حامله شود به او با کراهت، یعنی: او مغموم شد و کراهت داشت از او به سبب شنیدن قتل او، و در وقت وضع حمل نیز کراهت داشت به سبب این.

میان ولادت امام حسن ؓ و حامله شدن به امام حسین ؓ به قدر یک طهر فاصله بود، امام حسین ؓ در شکم مادر شش ماه ماند، مدّت شیر خوردنش بیست و چهار ماه بود، برای این حق تعالیٰ فرموده است که: مدّت حمل او و بازگرفتن او از شیر سی ماه بود[۱].

شیخ طوسی و دیگران به سندهای معتبر از حضرت علی بن موسیٰ الرّضا ؓ روایت

خبر را به فاطمه مگو.

چون روز هفتم شد، حضرت رسول ﷺ آمد فرمود که: بیاور فرزند مرا، چون به نزد آن حضرت بردم، گوسفند سیاه و سفیدی از برای او عقیقه کرد، یک رانش را به قابله داد، و سرش را تراشیدند، به وزن موی سرش نقره تصدّق کرد، خلوق بر سرش مالید[۲]. پس

حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کی شکایت حضورؐ سے کی

امام باقرؒ سے کشف الغمہ میں روایت ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی شکایت کی انہیں جو کچھ ملتا ہے وہ دفقرا اور مساکین میں تقسیم کر دیتے ہیں حضورؐ نے فرمایا فاطمہؓ مجھے غصہ میں لانا چاہتی ہو وہ میر ابھائی اور چچازاد ہے اس کو ناراض کرنا مجھے ناراض کرنا ہے اور میری ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں

جلاء العیون ص ۲۲۷

فصل پنجم ۲۲۷ تزویج امیرالمؤمنین و فاطمه ﷺ

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبیٰ راکه بردارد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر ایشان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است

در کشف الغمّه از حضرت امام محمّد باقر ﷺ روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه ﷺ شکایت کرد از حضرت امیرالمؤمنین ﷺ که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند. حضرت فرمود که: ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست، پس حضرت فاطمه ﷺ فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول(۳).

فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را مهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و دشمن تو باشد، حرام بر روی زمین راه رفته(۱)

در کشف الغمّه از حضرت امام محمّد باقر ﷺ روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه ﷺ شکایت کرد از حضرت امیرالمؤمنین ﷺ که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند. حضرت فرمود که: ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست، پس حضرت فاطمه ﷺ فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول(۳).

کلینی به سندهای معتبر از امام محمّد باقر و حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: حضرت امیر ﷺ فاطمه ﷺ را تزویج نمود به نُرد کهنه و زرهی که سی درهم می‌ارزید و فراشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند(۲).

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت ﷺ به نزد فاطمه ﷺ

جلاء العیون

تاریخ چهارده معصوم علیهم السلام

علامه مجلسیؒ

تحقیق سیدمحمد امامیان

حضرت فاطمہؑ ایک جائز اور مشروع کام پر حضرت علیؑ سے غصہ ہو کر میکے چلی گئیں

کتاب علل اشرائع وبشارۃ مصطفٰے وخوازمی میں حضرت ابن دعباسؓ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جب جعفر طیارؓ حبشہ میں تھے تو ان کے لیے ایک لونڈی ہدیہ کے طور پر بھیجی گئی جس کی قیمت چار ہزار درہم تھی جب جعفرؓ مدینہ آئے تو وہی لونڈی بطور ہدیہ حضرت علیؑ کو دے دی اس نے حضرت علیؑ کو خدمت کی ایک دن حضرت فاطمہؑ گھر آئیں تو دیکھا کہ حضرت علیؑ کا سر اس لونڈی کے دامن میں رکھا ہوا ہے یہ حالت دیکھ کر غصہ آیا پوچھا کیا کچھ کام کیا ہے حضرت علیؑ نے کہا اے پیغمبر خدا بیٹی خدا کی قسم کچھ نہیں کیا آپ تم جو کہنا چاہتی ہو کہو حضرت فاطمہؑ نے کہا مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد بزرگوار کے گھر جاؤں حضرت علیؑ نے اجازت دے دی حضرت فاطمہؑ نے چادر کا پردہ کیا اور حضورؐ کے گھر روانہ ہو گئیں ان کے پہنچنے سے پہلے جبریلؑ آئے اور اللہ کا سلام دیا اور کہا کہ ابھی فاطمہؑ آپ کے پاس پہنچنا ہی چاہتی ہے اور علیؑ کی شکایت کرے گی اس کی کوئی بات نہ قبول کرنا

جلاء العیون ص ۲۳۰

کردم میان دو کس که محبوبترین اهل زمینند بسوی من.

مؤلّف گوید که: این بابویه ﷺ گفته است که: این حدیث نزد من معتمد نیست، زیرا که علی بن ابیطالب سیّد اوصیاست و فاطمه سیّدهٔ نساست، و میان این دو بزرگوار مناقشه و منازعه روا نیست(۱).

در کتاب علل الشّرایع و بشارة المصطفیٰ و مناقب به سندهای معتبر از ابوذر و ابن عبّاس روایت کرده‌اند که: چون جعفر طیّار در حبشه بود، برای او کنیزی به هدیه فرستادند و قیمت او چهار هزار درهم بود. چون جعفر به مدینه آمد آن کنیزک را برای برادر خود امیرالمؤمنین ﷺ به هدیه فرستاد، و آن کنیزک خدمت آن حضرت را می‌کرد. روزی حضرت فاطمه ﷺ به خانه درآمد دید سر علی ﷺ در دامن آن کنیزک است. چون آن حالت را ملاحظه نمود متغیّر گردید پرسید: آیا کاری کردی با او؟ حضرت امیر فرمودند: نه به خدا سوگند ای دختر محمّد کاری نکردم. الحال آنچه می‌خواهی بگو تا بجا آورم. گفت: می‌خواهم مرا رخصت دهی که به خانهٔ پدرم روم. حضرت امیر فرمود: رخصت دادم. پس فاطمه چادر بر سر کرد و برقع افکند و متوجّه خانهٔ پدر بزرگوار خود گردید. پیش از آنکه فاطمه به خدمت حضرت برسد، جبرئیل از جانب خداوند جلیل بر او نازل شد و گفت: حق تعالیٰ تو را سلام می‌رساند و می‌فرماید: اینک فاطمه به نزد تو می‌آید برای شکایت علی، از او در باب علی چیزی قبول مکن. چون فاطمه ﷺ داخل [illegible] فرمود که: به شکایت علی آمده‌ای؟ گفت: بلی به ربّ کعبه.

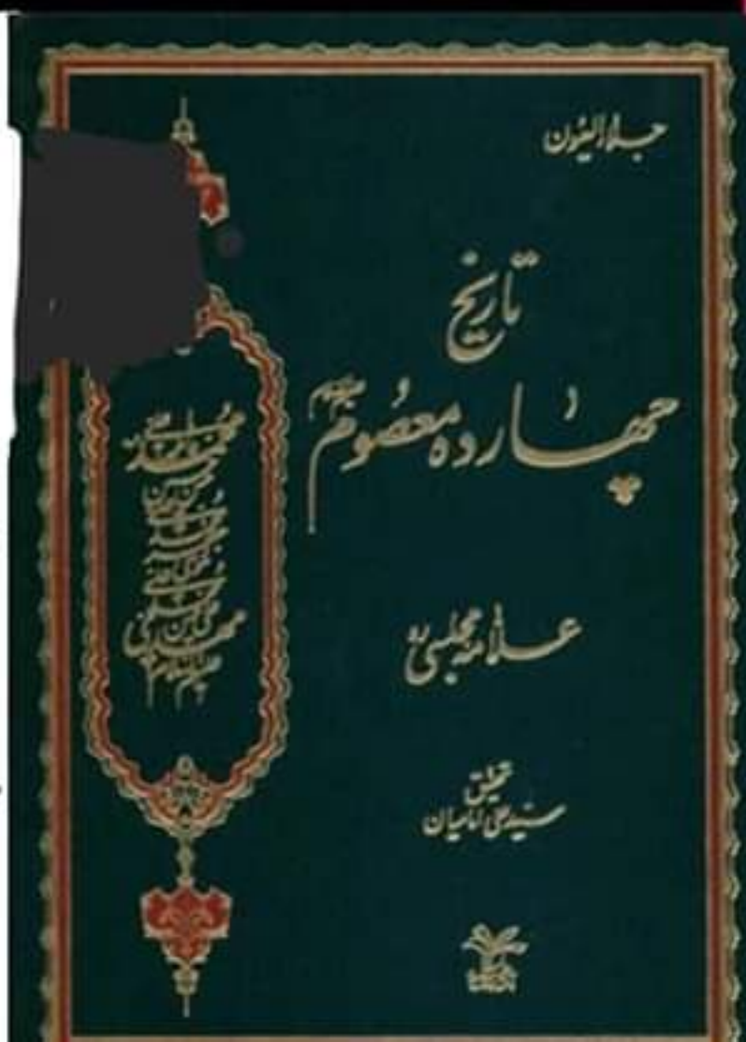

سیدہ فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کو دامن سے پکڑا اور ان کے ہاتھوں پر مارا

جب حضورؐ نے ایک باغ حضرت علیؑ کو دیا انہوں نے سلیمان فارسیؓ کی وکالت سے وہ بارہ ہزار درہم میں بیچ کر ساری رقم مساکین کو تقسیم کر دی جب گھر آئے تو سیدہ فاطمہؑ نے کہا میں اور میرے دونوں بیٹے بھوکے ہیں اور تم بھی بھوکے ہی ہو ان درہم میں سے ایک درہم ہمارے لیے نہیں تھا پھر حضرت علیؑ کا دامن پکڑ لیا حضرت علیؑ کہنے لگے فاطمہؑ چھوڑ دو جواب دیا نہیں جب تک خدا کی قسم میرے اور تمہارے درمیان میرے والد محترم فیصلہ نہ کریں جبرئیلؑ آئے اور حضورؐ کو اللہ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ اللہ نے حضرت علیؑ کو سلام پہنچانے کا آپؐ کو حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ میری طرف سے فاطمہؑ کو کہ دینا کہ تجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ حضرت علیؑ کا کپڑا پکڑے اور اس کے ہاتھوں پر مارے

پھر جب حضورؐ حضرت علیؑ کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کا کپڑا پکڑ رکھا ہے فرمایا بیٹی علیؑ کے دامن کو کیوں پکڑے ہوئے ہو کہا ابا جان! آپ نے جو باغ انہیں دیا تھا وہ انہوں نے بارہ ہزار درہم میں بیچ دیا لیکن ہمارے لیے ایک درہم بھی نہ چھوڑا تا کہ ہم اس سے کچھ کھانا خرید لیتے حضورؐ نے فرمایا بیٹی! جبرئیلؑ نے مجھے اللہ کا سلام پہنچایا اور یہ پیغام خدا دیا کہ علیؑ کو سلام کہنا دینا اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ تجھے کہوں کہ تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو علیؑ کے ہاتھوں پر مارے اور علیؑ کے کپڑے نہ چھوڑے

امالی الشیخ الصدوق ص ۳۳۸،۳۳۹

بعث الحائط الذي غرسه لك والدي؟ قال: نعم، بخبر منه عاجلاً وآجلاً. قالت: فأين

فاطمة: أنا جائعة، وابناي جائعان، ولا أشك إلا وأنك مثلنا في الجوع، لم يكن لنا منه درهم! وأخذت بطرف ثوب علي عليه السلام، فقال علي: يا فاطمة، خليني. فقالت: لا والله، أو يحكم بيني وبينك أبي. فهبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: يا محمد السلام يقرئك السلام ويقول: اقرأ علياً مني السلام وقل لفاطمة: ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه. فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل علي عليه السلام وجد فاطمة ملازمة لعليّ عليه السلام، فقال لها: يابنية، مالك ملازمة لعليّ؟ قالت: يا أبه، باع الحائط الذي غرسته له باثني عشر ألف درهم ولم يحبس لنا منه درهما نشتري به طعاماً. فقال: يابنية، إن جبرئيل يقرئني من ربي السلام، ويقول: أقرئ علياً من ربه

المجلس الحادي والسبعون ٣٣٩

السلام، وأمرني أن أقول لك: ليس لك أن تضربي على يديه. قالت فاطمة عليها السلام: فإني

أستغفر الله، ولا أعود أبداً. قالت فاطمة عليها السلام: فخرج أبي عليه السلام في ناحية وزوجي عليّ في ناحية، فما لبث أن أتى أبي صلى الله عليه وآله ومعه سبعة دراهم سود هجرية، فقال: يا فاطمة وأين بان عمي؟ فقلت له: خرج فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: هاك هذه الدراهم فاذا

حضرت علیؑ کی تنگدستی کی وجہ سے آپ سے نکاح ہونے پر سیدہ فاطمہؑ سخت روئیں

راوی کہتا ہے کہ میرا دادا حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آچانک حضرت فاطمہؑ بہت زیادہ روتی ہوئی آئیں حضورؐ نے پوچھا کیا وجہ ہوئی عرض کی قریشی عورتوں نے طعنہ دیا ہے کہ تجھے تیرے باپ نے ایسے شخص سے بیاہ دیا ہے جو تنگ دست اور غریب ہے حضورؐ نے سن کر فرمایا مت رو اللہ کی قسم! میں نے تیری شادی اس وقت کی جب عرش کے اوپر اللہ نے تیری شادی کر دی اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اس کے گواہ بنے اللہ تعالی نے دنیا کی طرف دیکھا تو اس میں سے تیرے والد کو پسند فرما کر نبی بنا کر مبعوث کیا پھر دوسری مرتبہ دیکھا تو ان میں حضرت علیؑ کو پسند فرما کر تیری شادی اُن سے کر دی

الامالی الشیخ الصدوق ص ۳۱۸

مع الملائكة، وعمتهما أم هانئ بنت أبي طالب. يا معشر الناس، ألا أدلكم على خير الناس خالاً وخالة؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال: الحسن والحسين، فإن خالهما القاسم ابن رسول الله، وخالتهما زينب بنت رسول الله، ثم قال بيده هكذا يحشرنا الله. ثم قال: اللهم انك تعلم أن الحسن في الجنة، والحسين في الجنة، وجدهما في

ورسوله ﷺ، فحدثني بحديث في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام. قال: فقلت: أخبرني أبي، عن أبيه، عن جده، قال: كنا قعوداً عند النبي ﷺ، إذا جاءت فاطمة عليها السلام تبكي بكاء شديداً، فقال لها رسول الله ﷺ: ما يبكيك، يا فاطمة؟ قالت: يا أبه، عيّرتني نساء قريش، وقلن: إن أباك زوجك من معدم لا مال له. فقال لها النبي ﷺ: لا تبكي، فوالله ما زوجتك حتى زوجك الله من فوق عرشه، وأشهد بذلك جبرئيل وميكائيل، وإن الله عزوجل اطلع على أهل الدنيا فاختار من الخلائق أباك فبعثه نبياً، ثم اطلع الثانية فاختار من الخلائق علياً، فزوجك إياه، واتخذه وصياً، فعلي أشجع الناس قلباً،

بيدي حتى أتى باب الإمام، فإذا أنا برجل قد خرج إلي، فقال: أما البغلة والكسوة فأعرفهما، والله ما كان فلان يحملك ويكسوك إلا أنك تحب الله عز وجل

ورسوله ﷺ، فحدثني بحديث في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام. قال: فقلت: أخبرني أبي، عن أبيه، عن جده، قال: كنا قعوداً عند النبي ﷺ، إذا جاءت فاطمة عليها السلام تبكي بكاء شديداً، فقال لها رسول الله ﷺ: ما يبكيك، يا فاطمة؟ قالت: يا أبه، عيّرتني نساء قريش، وقلن: إن أباك زوجك من معدم لا مال له. فقال لها النبي ﷺ: لا تبكي، فوالله ما زوجتك حتى زوجك الله من فوق عرشه، وأشهد بذلك جبرئيل وميكائيل، وإن الله عزوجل اطلع على أهل الدنيا فاختار من الخلائق أباك فبعثه نبياً، ثم اطلع الثانية فاختار من الخلائق علياً، فزوجك إياه، واتخذه وصياً، فعلي أشجع الناس قلباً،

وأحلم الناس حلماً، وأسمح الناس كفاً، وأقدم الناس سلماً، وأعلم الناس علماً، والحسن والحسين ابناه، وهما سيدا شباب أهل الجنة، واسمهما في التوراة شبر وشبير لكرامتهما على الله عزوجل. يا فاطمة لا تبكين، فوالله انه إذا كان يوم القيامة يكسى أبوك حلتين، وعلي حلتين، ولواء الحمد بيدي، فأناوله علياً لكرامته على الله عزوجل.

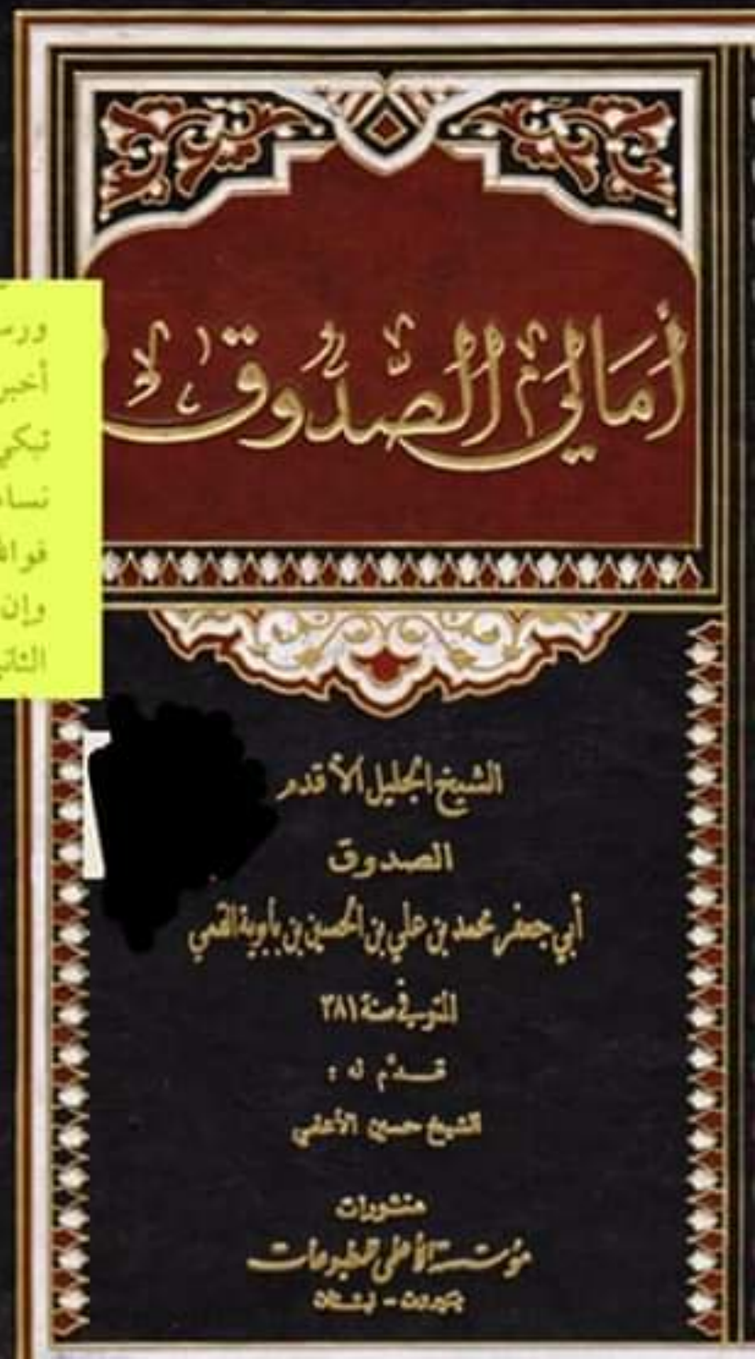

ابو جہل کی لڑکی سے علیؑ نے نکاح کا ارادہ کیا تو سیدہ فاطمہؑ ناراض ہو گئیں

حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی حضورؐ نے بر سر منبر تمام صحابہؓ کے سامنے اس کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا علیؑ چاہتا ہے کہ اللہ کے نبیؐ کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اللہ کے دشمن کی بیٹی سے شادی رچائے۔ خبر دار! فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے دکھایا اس نے مجھے دکھایا اور جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا

امالی شیخ صدوق ص ۸۴

عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام: أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: من اغتاب مؤمناً بما فيه، لم يجمع الله بينهما في الجنة أبداً، ومن اغتاب مؤمناً بما ليس فيه، فقد انقطعت العصمة بينهما، وكان المغتاب في النار خالداً فيها وبئس المصير. قال علقمة: فقلت للصادق عليه السلام: يابن رسول الله، إن الناس ينسبوننا إلى عظائم الأمور، وقد ضاقت بذلك صدورنا. فقال عليه السلام: يا علقمة، إن رضا الناس لا يملك، وألسنتهم لا تضبط، فكيف تسلمون مما لم يسلم منه أنبياء الله ورسله وحججه عليهم السلام؟ ألم ينسبوا يوسف عليه السلام إلى أنه همّ بالزنا؟ ألم ينسبوا داود عليه السلام إلى أنه [illegible] بها؟ ألم ينسبوا موسى [illegible] عند الله وجيها؟ ألم ينسبوا جميع أنبياء الله إلى أنهم سحرة طلبة الدنيا؟ ألم ينسبوا مريم بنت عمران عليها السلام إلى أنها حملت بعيسى من رجل نجار اسمه يوسف؟ ألم ينسبوا نبينا محمداً صلى الله عليه وآله إلى أنه شاعر مجنون؟ ألم ينسبوه إلى أنه هوى امرأة حارثة فلم يزل بها حتى استخلصها لنفسه؟ ألم ينسبوه يوم بدر إلى أنه أخذ من المغنم قطيفة حمراء؟ حتى أظهره الله عز وجل على القطيفة وبرأ نبيه صلى الله عليه وآله من [illegible] يطلب الدنيا والملك، وأنه كان يؤثر الفتنة على السكون، وأنه يسفك دماء المسلمين بغير حلّها، وأنه لو كان فيه خير ما أمر خالد بن الوليد بضرب عنقه؟ ألم ينسبوه إلى أنه عليه السلام أراد أن يتزوج ابنة أبي جهل على فاطمة عليها السلام، وأن رسول الله صلى الله عليه وآله شكاه على المنبر إلى المسلمين، فقال: إن علياً يريد أن يتزوج ابنة عدو الله على ابنة نبي الله، ألا إن فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني، ومن سرها فقد سرني، ومن غاظها فقد غاظني؟ ثم قال الصادق عليه السلام: يا علقمة، ما أعجب أقاويل الناس في علي عليه السلام! كم بين من يقول: إنه رب معبود، وبين من يقول: إنه عبد عاص للمعبود! ولقد كان

أنه عليه السلام أراد أن يتزوج ابنة أبي جهل على فاطمة عليها السلام، وأن رسول الله صلى الله عليه وآله شكاه على المنبر إلى المسلمين، فقال: إن علياً يريد أن يتزوج ابنة عدو الله على ابنة نبي الله، ألا إن فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني، ومن سرها فقد سرني، ومن غاظها فقد غاظني؟ ثم قال الصادق عليه السلام: يا علقمة، ما أعجب أقاويل الناس في علي عليه السلام! كم

F.C/M Umair

شب زفاف حضورؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے شب زفاف جناب علیؓ اور جناب فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلاء العیون ص ۲۲۸

باب دوم ۲۲۸ تزویج امیر المؤمنین و فاطمه ﷺ

آمد فاطمه می‌گریست، پرسید: چرا گریه می‌کنی؟ به خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بهتری می‌بود من تو را به او تزویج می‌کردم، و من تو را به او تزویج نکردم خدا تو را به او تزویج کرد، و خُمس دنیا را صداق تو گردانید تا آسمان و زمین باقی است.(۱)

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب.(۲)

ایضاً روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه ﷺ می‌گفتند: «بالرفاء والبنین» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاوجت مقرون باد به اتفاق و پسرها. پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی الخیر والبرکة» یعنی: مزاوجت با خیر و برکت باد(۳).

این شهرآشوب از حضرت صادق ﷺ [illegible]

باشد(۴).

ایضا به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای [illegible]

جلاء العیون

تاریخ چهارده معصوم ﷺ

تحقیق سید علی امامیان

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمدؐ و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرہؓ اور بارہ امام شامل ہیں یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں

کتاب چودہ ستارے العلامۃ نجم الحسن کراروی صفحہ ۲

موسیٰ سید

پیش لفظ

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

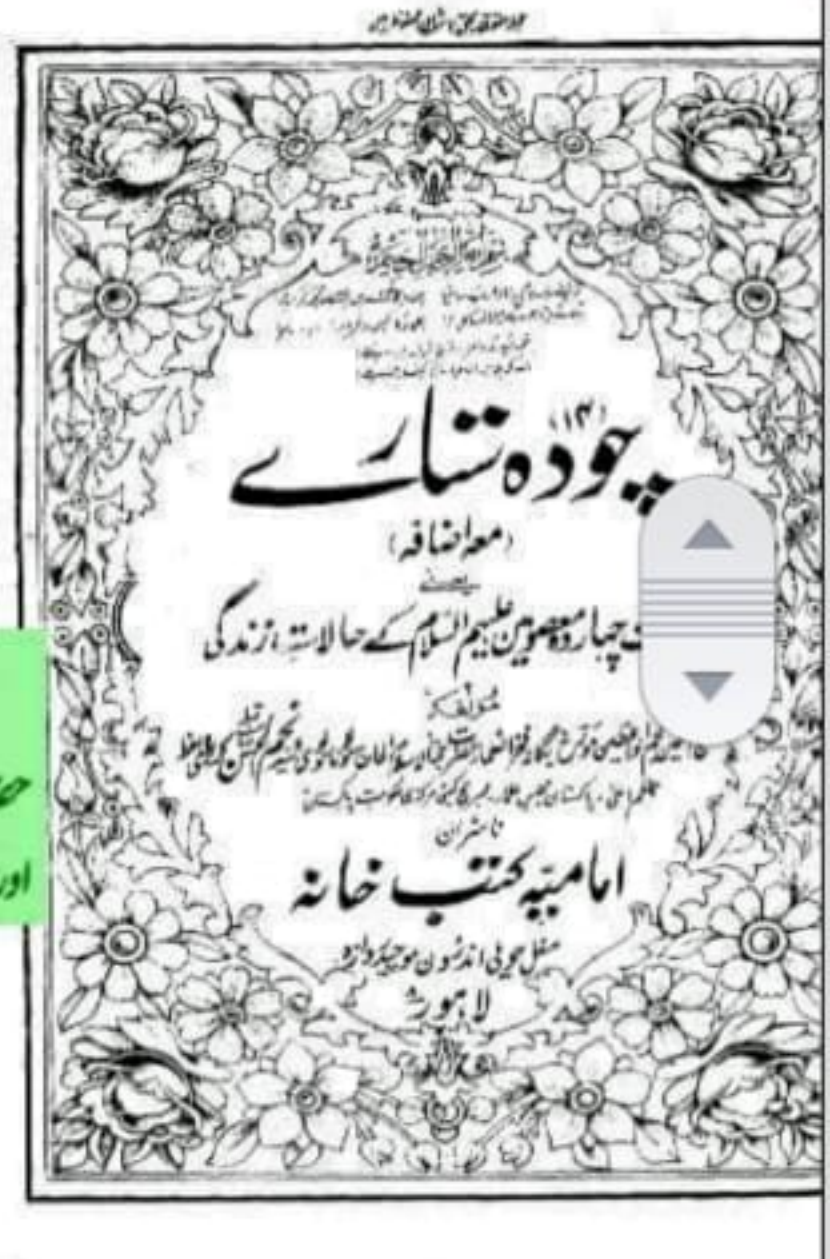

ناشران

امامیہ کتب خانہ

لاہور

عقائد رافضیت کے مطابق اللہ نے قرآن میں علیؓ کے گھوڑے کی قسم کھائی

شیعہ کتب میں گستاخیاں .....pdf

لي هذا ؟ فقال أبو جعفر : ذاك أمير المؤمنين عليه السلام ، ألم تسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله في علي عليه السلام : و الله لتبلغن الأسباب و الله لتركبن السحاب .(*)

٣٣ـ ختص : ابن أبي الخطاب عن موسى بن سعدان عن حفص

(١و٣) مناقب آل أبي طالب ٢ : ١٥١ .

(٢) اى عرشا .

(٤) الاختصاص : ٣١٦ .

(٥) الاختصاص : ٣١٧ .

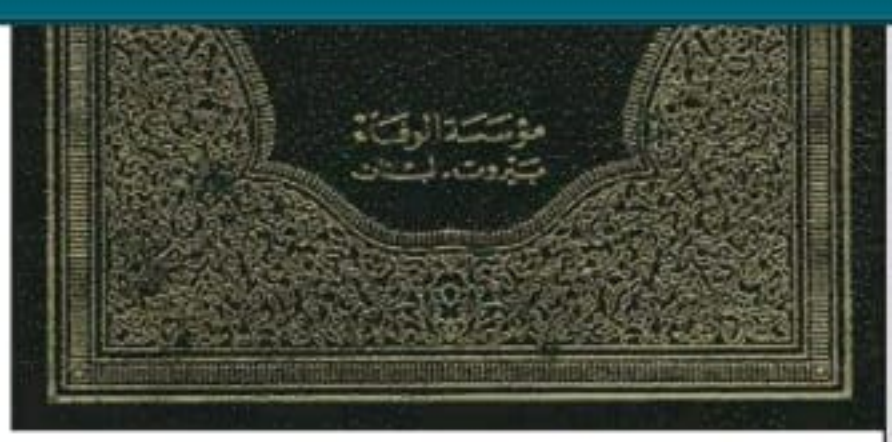

جناب فاطمہ زہراؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی رائے سب سے اولی ہے لیکن قریش کی عورتیں تو علیؓ کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کا پیٹ نکلا ہوا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں سر کے اگلے حصہ کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں ہر وقت ہنستے رہتے ہیں پھر ان کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت بالکل مفلس اور فقیر ہیں

بحار الأنوار العلامة المجلسي ج ٣ صفحہ ١٣١

نے ہمیں فاطمہ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہ کی تزویج کر دو۔ اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیدیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی

جناب فاطمہ زہرا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر ان کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت، بالکل مفلس اور فقیر ہیں۔

سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے زندگی کرتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہ کی تزویج علیؑ سے کر دیں تو آپ نے تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اس سلسلے میں جناب فاطمہ زہرا سے بات کی۔

جناب فاطمہ زہرا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر ان کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت، بالکل مفلس اور فقیر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظر انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مردوں میں مجھے منتخب فرمایا، پھر دوسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کے مردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

اے فاطمہ! سنو جب شب معراج مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے صخرۂ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ٣ سوم

موسیٰ سید

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد مدظلہ العالی

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن
فون: ٦

شیعہ کا جھوٹا دعویٰ کے بی بی فاطمہؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے مرتے دم تک گفتگو نہیں کی

شیعوں کا محدث اول ملا باقر مجوسی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے

کہ جب بی بیؓ ناراض ہوئی تو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں وہاں

پر گئے اور بی بی فاطمہؓ نے ان سے گفتگو کی

اب لگاؤ فتویٰ اپنے محدث پر کرو بسم اللہ

منجانب: خادم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

یونس گرافکس

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

حق الیقین صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

فرابتِ رسول کو اپنے صلہ رحم قرابت سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور ارزو رکھتا ہوں کہ جس روز آپ کے پدر بزرگوار نے رحلت کی میں بھی کاش مر جاتا اور ان کی وفات کے بعد زندہ نہ رہتا۔ کیا آپ گمان رکھتی ہیں کہ جگر میں آپ کو پہچانتا ہوں اور آپ کے حق کو جانتا ہوں تو آپ کی میراث جو رسولِ خدا کی ہو آپ کو نہ دوں گا مگر میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے کہ ہم گروہ انبیاء میراث نہیں رکھتے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ جناب فاطمہؓ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی حدیث رسولِ خداؐ کی بیان کروں تو تم اس کو مانو گے۔ ان لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتی ہوں کیا تم نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ فاطمہؓ کی رضامندی میری رضامندی ہے اور فاطمہؓ کا غصہ میرا غصہ ہے اور جو شخص میری بیٹی فاطمہؓ کو دوست رکھے تو اس نے یقیناً مجھے دوست رکھا اور جو شخص فاطمہؓ کو راضی رکھے تو اس نے بیشک مجھے راضی رکھا ہے اور جس شخص نے فاطمہؓ کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے کہا ہاں ہم نے سنا ہے تو فاطمہؓ نے کہا کہ میں خدا اور فرشتوں کو گواہ کرتی ہوں کہ تم نے مجھے غضبناک کیا اور مجھے خوشنود نہیں کیا اور جب رسولِ خداؐ سے ملاقات کروں گی تو تمہاری شکایت کروں گی۔ ابوبکر نے کہا میں اُن کے اور تمہارے غصہ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں اے فاطمہؓ۔ پھر اس قدر روئے کہ نزدیک تھا کہ ہلاک ہو جائیں۔ جناب فاطمہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم پر ہر نماز میں نفرین کروں گی۔ ابوبکرؓ نے کہا میں تمہارے لیے ہر نماز میں دعا کروں گا۔ پھر گریاں باہر آئے۔ ابوبکر نے لوگوں سے کہا کہ تم ہر ایک جاتے ہو اپنی بیبیوں کے ساتھ سوتے ہو اور مجھ کو اس حال سے چھوڑ دیتے ہو۔ مجھے تمہاری بیعت کی احتیاج نہیں ہے میری بیعت فسخ کر دو۔ لوگوں نے کہا اے خلیفہ رسولؐ یہ امر خلافت بغیر تمہارے صحیح و درست نہ ہوگا۔ اگر تم فسخ کرتے ہو تو دینِ خدا قائم نہ رہے گا۔ ابوبکر نے کہا اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ اسلام کی عروۃ الوثقیٰ کمزور ہو جائے گی۔ یقیناً ایک رات بھی تمہاری بیعت کے ساتھ نہ سوتا اس کے بعد جو کچھ فاطمہؓ سے میں نے سنا اور دیکھا۔ الغرض علیؑ نے بیعت نہ کی جب تک فاطمہؓ زندہ تھیں وہ اپنے پدر بزرگوار کے بعد پچھتر روز زندہ رہیں۔ اور بلاذری نے جو عامہ کے مشہور محدثین و مورخین میں سے ہیں روایت کی ہے کہ جب علیؑ کو ابوبکر نے بیعت کے لیے طلب کیا اور انھوں نے قبول نہ کیا تو عمر آئے اور آگ طلب کی کہ آپ کا مکان جلا دیں۔ جناب فاطمہؓ نے پس در سے کہا اے پسرِ خطاب میرا گھر مجھ سمیت جلائے گا؟ عمر نے کہا ہاں اور یہ زیادہ قوی ہے اس سے جو تمہارے باپ (خدا کی جانب سے) لائے ہیں۔ تو علیؑ آئے اور بیعت کی۔

کیا کیا ظلم دیکھے۔ جب لوگ

نزدیک تھا کہ اُن کا دل

کے ساتھ ٹھہرے رہے

اگر نہ کروں تو کیا کرو گے۔

کہا پھر ایک بندۂ خدا اور

رسولؐ نہیں ہو۔ ابوبکر خاموش

میں کیا حکم دیتے ہو۔ کہا میں کسی امر میں ان پر جبر نہیں کرتا۔ جب تک فاطمہؓ زندہ ہیں۔ پھر علیؑ مرتضیٰ جناب رسولِ خداؐ کے نزدیک گئے۔ اور فریاد کی کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی۔ پھر عمر نے ابوبکر سے کہا آؤ فاطمہؓ کے گھر چلیں، کیونکہ ہم نے ان کو آزردہ کیا ہے۔ جب وہ آئے اور اجازت طلب کی تو فاطمہؓ نے ان کو اجازت نہیں دی تو جناب امیرؑ کی خدمت میں آئے اور استدعا کی کہ وہ اجازت دلوا دیں۔ جناب امیرؑ نے فاطمہؓ سے التماس کیا کہ ان کو اجازت حاضری کی دے دیں اور کپڑا آپ کے روئے اقدس پر ڈال دیا جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت فاطمہؓ نے ان کی طرف سے دیوار کی جانب منہ پھیر لیا۔ اُن لوگوں نے سلام کیا۔ فاطمہؓ نے جواب نہ دیا۔ ابوبکر نے کہا اے حبیبۂ رسولِ خداؐ میں صلہ